سوال

ب ہو ... (3631)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نبی ﷺ حاضر وناضر ہیں؟ یعنی کیا وہ غیب جانتے ہیں کہ ان کے لئے حاضر اور غائب سب برابر ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ب کے معاملات کے بارے میں اصولی اور بنیادی بات یہی ہے کہ ان کا علم اللہ کا خاصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٥٩﴾ الأنعام

ں اس کے پاس ہیں' انہیں صرف وہی جانتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں جو بھی دانہ ہے اور جو بھی خشک وتر ہے وہ کتاب مبین میں موجود ہے۔''

فرمایا:

لَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٦٥﴾ النمل

) فرمادیجئے اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔ وہ یہ شعور نہیں رکھتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔''

ن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے؟ غیب کی جوبات چاہتا ہے بتا دیتا ہے۔ ارشاد ہے:

الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ﴿٢٧﴾ الجن

ے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا' مگر جس رسول کو پسند فرمائے' تو اس (تک پہنچنے والے پیغام) کے آگے پیچھے نگران روانہ کرتا ہے۔''

ر فرمایا:

كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٩﴾ الأحقاف

ں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور نہ تمہارے ساتھ (ہونے والے معاملات سے واقف ہوں) میں تو صرف اس چیز کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں تو صرف واضح طور پر تنبیہ کرنے والا ہوں۔''

ایک اور حدیث میں حضرت امام علاء سے روایت ہے انہوں نے کہا: جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور ہم نے انہیں کفن کے کپڑے پہنا دئے تو رسول اللہ e ہمارے پاس تشریف لائے۔ میں نے کہا۔ اے ابو السائب عثمان بن مظعون! تجھ پر اللہ کی رحمت ہو۔ میں تیرے حق

ل اللہ ﷺ نے فرمایا:

ریک أنَ اللہ أکرَمہ)

معلوم کہ اللہ نے انہیں عزت بخشی ہے؟ عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے تو معلوم نہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ا ھُوَ فَقَدْ جَاءَہُ الْیَقِینُ وَاللّٰہِ إِنِّی لَأَرْجُو لَہُ الْخَیْرَ وَاللّٰہِ مَا أَدْرِی وَأَنَا رَسُولُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِی)

ں یقینی چیز (موت) آچکی ہے۔ قسم اللہ کی! میں اس کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔ قسم ہے اللہ کی! میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے۔''

یں نے کہا:

لَا أُزَکِّی بَعْدَہُ أَبَدًا)

م! اس کے بعد میں کسی کی صفائی نہیں دوں گی۔''

یہ حدیث امام احمد نے روایت کی ہے اور امام بخاری نے اپنی کتاب ''صحیح'' میں کتاب الجنائز میں روایت کی ہے۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں۔

ا أَدْرِی وَأَنَا رَسُولُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِی)

معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔''

بت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو بعض صحابہ کرام کے انجام کی خبر دی تھی' چنانچہ نبی ﷺ نے ان صحابہ کو جنت کی بشارت دی۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عمر بن خطاب کی حدیث ہے کہ جبرائیل نے نبی ﷺ سے قیامت کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا :

لُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلَ)

ے پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔''

ں کے بعد صرف علامات قیامت بیان فرمائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی بعض غیب باتوں کا علم دیا اور بعض کا نہیں دیا اور حضور ﷺ نے حسب ضرورت یہ معلومات صحابہ کرام کو بتائیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ